السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین ذیل کے مسائل میں : : :

1۔ وتروں میں دعا کے لئے جو رفع الیدین ہاتھوں کو جو اٹھایا جاتا ہے اس کا کیا ثبوت ہے؟

2۔ وتروں میں دعائے قنوت بسند صحیح کونسی ثابت ہے؟ اس کے الفاظ کیا ہیں۔ مع حوالہ بیان فرمایں۔

3۔ جب سجدہ تلاوت نماز میں کیا جائے۔ تو رفع الیدین تکبیر کہنی چاہیے کہ نہیں یا بغیر رفع الیدین وتکبیر سجدہ میں چلا جائے۔

4۔ تکبیرات عیدین و نماز جنازہ میں رفع الیدین کرنا نبی ﷺ وصحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں؟

5۔ سجدہ تلاوت کے لئے جہت قبلہ اور وضو شرط ہے یا نہیں؟ اور مس قرآن وتلاوت قرآن با وضو کرنا شرعی حکم ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ رفع الیدین قنوت وتر میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین سے آثار مروی ہیں۔ اوراختلاف بھی ہے۔ نیز اس رفع الیدین میں احمال ہے۔ کہ آیا اس رفع الیدین سے للدعا ہے۔ جیسا کہ اہل حدیث کا آجکل عمل ہے۔ یا حنفیہ کی طرح رفع الیدین مثل تکبیر تحریمہ صرف ہاتھ اٹھانا ہے۔ ہر فریق اپنے موافق کرتا ہے۔ ابراہم نخعی کی توجیح حنفیہ کے موافق ہے۔ جس کی تفسیر وکیع نے کی ہے۔

رفع یدیہ قریبا من اذنیہ قال ثم یرسل یدیہ انتہی مافی کتاب الوتر المذکور اور فثر باصبعک کا لفظ بھی اس کا موید ہے۔ اور مطلق دعا کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اہل حدیث کے عمل کی موئد ہے۔ والامر سہل واسع لا حجر فیہ واللہ اعلم جز رفع الیدین امام بخاری میں بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رفع الیدین قنوت ثابت ہے۔

2۔ حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

عقلت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کان یدعوبہن وامرنی ان ادعو بہن اللہم اہدنی الحدیث

آگے وہی دعا ہے جو اہل حدیث حضرات پڑھتے ہیں۔ مگر صیغے سب مفرد کے ہی ہیں۔ اور یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن حنفیہ سے بھی مروی ہے۔ کذافی قیام الیل المذکور جمع کے صیغے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔ حصن حصین میں بھی کچھ آثار ہیں۔ اور سب صحیح اور قابل عمل ہیں۔

3۔ نماز میں بوقت سجدہ تلاوت رفع الیدین کی تصریح مستحضر نہیں۔ اور غالباً ہے بھی نہیں۔ ایسے ہی تکبیر کی تصریح بھی مستحضر نہیں۔ مگر حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل رفع وخفض وقیام وقعود (رواہ احمد والنسائی والترمذي وصحہ) سے تکبیر ثابت ہوتی ہے۔ اور کہنی چاہیے۔

4۔ مرفوع روایت معلوم نہیں آثار ہیں۔

عن نافع عن ابن عمر انہ قال یرفع یدیہ فی کل تکبیرة علی الجنازة وفی روایة اخریان عبد اللہ بن عمر کان اذا صلی علی الجنازة رفع یدیہ انتہی

عید کی بابت زاد لمعاد میں ہے۔

کان ابن عمر مع تحریہ للاتباع یرفع یدیہ مع کل تکبیرة انتہی

صفحہ 124 مطبوعہ مصر جزرفع الیدین میں قیس ابن حازم اور نافع ابن جبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور مکحول اور وہب ابن منبہ اور امام زہری وغیرہ سے بھی ثابت ہے۔ ایسے ہی عیدین کی نماز کی تکبیرات میں رفع الیدین کا ابراہیم نخعیؒ کا بھی ایک اثر ہے رواہ الطحاوی فی معنی الاآثار بس۔ وفد نجیب سے بھی ثابت ہے۔ کہ وہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو عرض کیا ہم فریضہ ءصدقات لائے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان کو واپس لے جاکر وہیں کے فقراء پر تقسیم کردو۔ عرض کی ہم تو وہاں کے فقراء کو دے کرلائے ہیں۔ انسے جو بچا ہے وہ لائے ہیں۔ پھر حضرت ﷺ نے سکوت فرمایا۔ انہوں نے آپ ﷺ سے مسائل دریافت کئے۔ آپ ﷺ نے ان

کو تعلیم دی۔ اور جائزہ بھی دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین حضورﷺ سے بہت خوش ہوئے۔

۔ سجدہ تلاوت میں جہت قبلہ اور وضو کی شرط کو ثابت نہیں۔ لیکن اولویت ہے صحیح بخاری میں ہے۔ **ان ابن عمر یسجد علی غیر وضوء انتہی** فتح الباری میں بہقی سے بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ **قال لا یسجد** 5 **الرجل الا ہو طاہر انتہی** فتح الباری میں اس کو طہارت کبریٰ پر محمول کیا ہے۔ یا صغریٰ حالت اختیار میں اور عدم حالت ضرورت میں مگر اولویت پر عمل اولیٰ ہے۔ ابو عبد الرحمٰن سلمی سے بھی عدم طہارت اور عدم توجہ الی القبلہ مروی ہے۔ مگر جہت قبلہ اولیٰ ہے۔ اور نماز میں توجہت لازم ہے۔ مس قرآن کے بارے میں مرفوع حدیث ہے۔

(لا یمس القران الا طاہر (رواہ طبرانی

لہذا بلا وضو مس منع ہے۔ قراۃ بلا وضو کے بارے میں امام بخاریؒ نے امام نخعی سے جواز نقل کیا ہے۔ مرفوع حدیث سے بھی جواز ثابت ہے۔ جو بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضورﷺ نے خواب سے اٹھ کر پہلے چند آیات قرآنیہ (پڑھیں۔ پھر وضو کیا لہذا وضو اولیٰ ہوا نہ شرط اور نہ لازم۔ (احمد اللہ سلمہ پھاٹک حبش خاں دہلی 28 رمضان 1361 ھ سہ اخبار محمدی جلد نمبر 19 ش 19

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 97-99

محدث فتویٰ